زندہ باد سحر البیان بخاری

حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری ۱۹۱۶ء سے جہاد آزادی میں مصروف ہیں۔ عمر کا بڑا حصہ قیدِ فرنگ میں گذارا ہے۔ ان کی تقریر مسمریزم کی طرح دماغ پر اثر کرتی ہے۔ وہ بلامبالغہ تقریر کے ذریعہ جادو کرتے ہیں ان کی تقریر کے بعد دس فیصدی سامعین اپنی ذاتی رائے سے دست بردار ہو جاتے ہیں۔ وہ آٹھ گھنٹہ تک مسلسل بول سکتے ہیں اور یہ کمال ہے کہ مجمع پُر سکون پُر جوش، جس طرح یہ چاہیں بیٹھا رہتا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو بیدار کرنے میں بڑا حصہ لیا ہے۔ غرضیکہ وہ اس دور کے بہترین اور ایثار پیشہ مسلمان ہیں۔ چونکہ بد قسمتی سے اس زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں اس لئے مفلس ہیں۔ اگر ہندو قوم میں ہوتے تو لالوں کے لال ہوتے، سونے میں تولے جاتے اور امیرانہ زندگی بسر کرتے۔ مگر چونکہ آزاد خیال مسلمان ہیں۔ اس لئے منافقوں اور سامراج کے ایجنٹوں کے نزدیک یہ قابل گردن زونی ہیں۔ مگر لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں ان کے لئے بے پناہ جذبہ عقیدت ہے۔

سال گذشتہ پنجاب کی مسلم لیگی حکومت نے ان کے خلاف دو مقدمے قائم کئے جن میں سے ایک گجرات (پنجاب کی تقریر کی بنیاد پر جس میں سرکاری رپوٹر (لدھارام) نے اپنی شہادت میں بے حد شرمناک الزام حکومت پنجاب کے وزیراعظم پر (جو مسلم لیگ ہائی کمانڈ کے رکن ہیں (۱)) لگائے اور ہائیکورٹ سے شاہ صاحب بری ہوئے۔ اس مقدمہ میں پھانسی اور کالے پانی کی سزا ہو سکتی تھی۔ ایسا ہی دوسرا مقدمہ راولپنڈی کی تقریر پر چلا۔ جس سے لاہور کے سیشن جج نے بری کر دیا۔ الحمدللہ علی احسانہ۔

میں صمیم قلب سے اپنے دوست حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کو اس حیاتِ نو پر مبارک دیتا ہوں۔ ان کی رہائی کے لئے رات کے سناٹے میں کتنی دعائیں مانگیں۔ تب جا کر کہیں یہ رہا ہوئے۔ اگرچہ دعا کے ساتھ مقدمہ کی پیروی بھی زبردست ہوئی اور ہزارہا۔ روپیہ پانی کی طرح بہایا گیا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے شہادتیں دیں اور جنہوں نے حضرت شاہ صاحب کو اپنی شہادت سے پھانسی کے تختہ پر پہنچا دیا۔ کیا ان سے کوئی باز پرس نہ ہو گی؟

میری رائے میں اس معاملہ کو یہیں تک نہ ختم کرنا چاہیئے بلکہ پنجاب اسمبلی، مرکزی اسمبلی اور پارلیمنٹ کے ممبران کے پاس اس مقدمہ کی مسری بھیجنی چاہیئے۔ اور ان تمام مقامات پر سوالات کرا کے گورنمنٹ ہند کو مجبور کرنا چاہیئے کہ وہ آزادانہ تحقیقات کرے اور شاہ صاحب کو ہرجہ اور خرچہ کا مقدمہ فوراً حکام متعلقہ کے خلاف شروع کر دینا چاہیئے۔ تاکہ ہمیشہ کے لئے اس قسم کے مقامات کا خاتمہ ہو جائے۔

(ادارتی شذرہ، ماہنامہ "پیشوا" دہلی جمادی الاول ۱۳۵۹ھ، جون ۱۹۴۰ء شمارہ ۴۔ جلد ۱۷)

۱۔ سر سکندر حیات، وزیراعظم پنجاب